مرغوب الختام فی ترک القراءۃ خلف الامام

امام کے پیچھے قراءت کا مسئلہ معرکۃ الآراء اختلافی مسئلہ ہے، اس رسالہ میں احادیث اور آثار صحابہ جمع کیے گئے ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کی جائے گی، چاہے نماز جہری ہو چاہے سری۔ شروع میں سنت اور حدیث میں فرق کو بھی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے، مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

نماز کے مختلف مسائل میں ایک اہم اختلافی مسئلہ امام کے پیچھے قراءت کا ہے، ائمۂ اہل حق کے درمیان بھی یہ مسئلہ بڑا معرکۃ الآراء سمجھا گیا، اور دونوں طرف سے دلائل کے انبار جمع کئے گئے، تاہم کسی امام اوران کے متبعین نے دوسرے امام اوران کے متبعین پر لعن و طعن نہیں کیا، اپنے اپنے دلائل دیئے، اس موضوع پر رسائل اور کتابیں لکھیں۔ مگر اتباع حدیث کے مدعی ایک فرقہ نے احناف کی نماز کے عدم جواز اور باطل ہونے کا فتوی دے کر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ چند حوالے درج ذیل ہیں:

(۱)......''فتاوی نذیریہ'' (ص۳۹۸ ج۱) میں ہے:

فاتحہ خلف الامام پڑھنا فرض ہے، بغیر فاتحہ پڑھے ہوئے نماز نہیں ہوتی۔

(۲)......''عرف الجادی'' (۲۶) میں ہے:

بعدہ سورۂ فاتحہ بخواند اگر چہ در پس امام باشد، زیرا کہ بے فاتحہ نہ نماز صحیح ست و نہ ادراک رکعت معتد بہ۔

اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے، اگر چہ امام کے پیچھے ہو، کیونکہ فاتحہ کے بغیر نہ نماز صحیح اور نہ رکعت کا پانا معتبر ہے۔

(۳)......''نزل الابرار'' (ص۷۵ ج۱) میں ہے:

ومن فرائضها قراءة الفاتحة لقادر عليها فی کل رکعة من الثنائية والرباعية فی الفرائض والنوافل للامام والماموم والمنفرد والمسبوق۔

نماز کے فرائض میں سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہے، اس شخص کے لئے جو اس کے پڑھنے پر قادر ہو، دو رکعت والی چار رکعت والی نمازوں کی ہر رکعت میں خواہ فرض نماز ہو یا نفل، امام مقتدی منفرد اور مسبوق ہر ایک کے لئے۔

(۴)......''فتاوی ثنائیہ'' (ص۵۵۵ج۱) میں ہے:

میں سورۂ فاتحہ کو امام کے پیچھے پڑھنے کو ضروری جانتا ہوں، از روئے قرآن وحدیث میری تحقیق ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۵)......فصل الخطاب (ص۱، بحوالۂ: احسن الکلام ص۷۵ج۱) میں ہے:

جو شخص امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے، اس کی نماز ناقص ہے، کالعدم ہے، بیکار ہے، باطل ہے۔

اس مختصر رسالہ میں چند احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار کو جمع کیا گیا ہے، جن میں صراحت ہے کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں کوئی قراءت نہیں۔

مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل پر بھی ہوتا ہے

مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر بھی ہوتا ہے کہ اس بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک اور معمول کیا تھا، اس رخ سے اگر دیکھا جائے تو حنفیہ کا پلہ بھاری نظر آئے گا، اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں۔ علامہ عینی نے ''عمدۃ القاری'' میں لکھا ہے کہ: امام کے پیچھے قراءت کے چھوڑنے کا مسلک تقریباً اسّی (۸۰) صحابہ کرام سے ثابت ہے، جن میں متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت متشدد تھے، یعنی خلفاء اربعہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (درس ترمذی ص۱۰۳ج۲)

حدیث اور سنت میں فرق ہے

یہاں مختصراً اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ سنت اور حدیث کا فرق سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حدیث اور سنت کے فرق کو سمجھ لیا جائے تو بہت سے مسائل میں اختلاف دور ہوسکتا ہے۔ ایک ہے حدیث اور ایک ہے سنت۔ ہر حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا، اور نہ یہ ممکن ہے، اور ہر سنت پر عمل کیا جائے گا، اسی لئے ذخیرۂ احادیث میں کہیں بھی حدیث پر عمل کرنے کا حکم اور ترغیب نہیں دی گئی، بلکہ سنت کے اتباع اور سنت پر عمل کرنے کا حکم اور ترغیب دی گئی ہے، اسی طرح سنت کے ترک پر وعید آئی ہے۔ چند مثالوں سے اس بات کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

حدیث اور سنت میں فرق کی: ۱۸ر مثالیں

(۱)......آپ ﷺ کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب البول قائما و قاعدا ، کتاب الوضوء)

(۲)......وضو کے بعد بیوی کا بوسہ لینا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(ترمذی، باب ترک الوضوء من القبلة ، کتاب الطهارة)

(۳)......جوتا پہن کر نماز پڑھنا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب الصلوة فی النعال ، ابواب ثیاب المصلی ، کتاب الصلوة)

(۴)......آپ ﷺ نے منبر پر نماز پڑھی یہ حدیث ہے، سنت نہیں۔

(تحفۃ القاری ص ۲۳۷ ج ۳)

(۵)......آپ ﷺ نے بچی کو اٹھا کر نماز پڑھی، یہ حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه فی الصلوة ، ابواب سترة المصلی)

(۶)......ایک کپڑے میں نماز پڑھنا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب الصلوة فی الثوب الواحد ، ابواب ثیاب المصلی)

(۷)......بچوں کو مسجد میں لانا حدیث ہے، سنت نہیں۔ (تحفۃ القاری ص۳۷۳ ج۲)

(۸)......روزہ کی حالت میں بیوی کو ساتھ لٹانا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(ترمذی، باب ماجاء فی مباشرة الصائم ، کتاب الصوم)

(۹)......روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا حدیث ہے، سنت نہیں۔

(ترمذی، باب ما جاء فی القبلة للصائم ،کتاب الصوم)

(۱۰)......آپ ﷺ نے عیدگاہ میں قربانی فرمائی، یہ حدیث ہے، سنت نہیں۔

(بخاری شریف، باب النحر والذبح یوم النحر بالمصلی ، کتاب العیدین)

اسی طرح جو احادیث منسوخ ہیں مثلاً:

(۱۱)...... مامست النار سے وضو کرنا۔

(ترمذی شریف، باب الوضوء مما غیرت النار...... باب فی ترک الوضوء مما غیرت النار)

(۱۲)......ابتدائے اسلام میں نماز میں بات کرنے کی احادیث۔

(بخاری شریف، باب ما ینهی من الکلام فی الصلوة ، کتاب الصلوة)

(۱۳)......امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں۔

(بخاری شریف، باب انما جعل الامام لیؤتم به)

وغیرہ یہ حدیثیں ہیں، مگران کو سنت نہیں کہا جائے گا۔

اسی طرح آپ ﷺ کی خصوصیات کی حدیثیں مثلاً:

(۱۴......۱۵)......آپ ﷺ کا مسلسل روزے رکھنا۔آپ ﷺ پر ہر حالت میں

چاہے مال ہو چاہے نہ ہو، قربانی کا واجب ہونا۔

(ترمذی شریف، باب جاء فی کراهیّة الوصال فی الصّیام ، کتاب الصوم)

(۱۶)......حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو نو ماہ کے بکرے کی قربانی کی اجازت مرحمت فرمانا۔(بخاری شریف، باب الاکل یوم النحر ، کتاب العیدین)

(۱۷)......آپ ﷺ کا چار سے زائد نکاح فرمانا۔

(بخاری شریف، باب کثرۃ النساء ، کتاب النکاح۔ تفہیم البخاری ص۴۲ ج۳)

وغیرہ حدیثیں ہیں، مگر ان کو سنت نہیں کہا جائے گا۔

(۱۸)......''بخاری شریف''میں ہے: آپ ﷺ نے دومرتبہ ارشاد فرمایا کہ:''صلوا قبل المغرب ''مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھو، پھر تیسری مرتبہ فرمایا:''لمن شاء ''جو چاہے، یہ آپ ﷺ نے''لمن شاء '' کیوں ارشاد فرمایا؟ راوی خود فرماتے ہیں کہ:''کراهیة ان یتخذها الناس سنة''لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔

(بخاری، باب الصلاۃ قبل المغرب ، رقم الحدیث:۱۱۸۳)

یہ روایت بھی صاف بتارہی ہے کہ حدیث اور سنت میں فرق ہے۔

یہاں یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اگر حدیث اور سنت کا یہ فرق سمجھ لیا جاتا تو چار مسالک بھی نہ ہوتے ،اس لئے کہ ان مسالک میں کوئی تفرقہ نہیں ، ہاں ان میں اختلاف ہے اور وہ رحمت ہے،اور یہاں تفرقہ اور خلاف ہے۔

اس بات کی مزید تفصیل کے لئے دیکھئے راقم کے دو رسالے''حدیث اور سنت کا فرق'' اور''بحث ونظر بر نقد ونظر''۔انشاءاللہ ان دونوں رسالوں کے مطالعہ سے صاف طور پر واضح ہوجائے گا کہ حدیث اور سنت میں فرق ہے۔

اس مختصر رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ احناف کے پاس کس طرح کے دلائل ہیں، اوران کا عمل بھی حدیث کے موافق اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب فرمائے، اوران جیسے مسائل پر لڑائی اور اختلافات سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

ترک القرائۃ خلف الامام کے موضوع پر چند رسائل کی فہرست

اس موضوع پر چند کتابیں اوررسائل کی فہرست درج ہے:

(۱)......''امام الکلام فی القراء ۃ خلف الامام ''۔از: حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمہ اللہ۔

(۲)......''غیث الغمام فی القراء ۃ خلف الامام ''۔از: حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمہ اللہ۔

(۳)......''الدلیل المحکم فی ترک القراء ۃ للمؤتم ''۔از: حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ۔

(۴)......'' توثیق الکلام فی ترک القراء ۃ خلف الامام ''۔از: حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ۔

(۵)......''' ھدایۃ المعتدی فی قراء ۃ المقتدی ''۔از: حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ۔

(۶)......'' الدلیل القوی علی ترک القراء ۃ للمقتدی ''۔از: حضرت مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ۔

(۷)......'' توثیق الکلام فی ترک القراء ۃ خلف الامام ''از: حضرت مولانا محمد ہاشم

صاحب سندھی رحمہ اللہ۔

(۸)......’’ فصل الخطاب فی مسئلة ام الکتاب ‘‘۔از:حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ۔

(۹)......’’ خاتمة الخطاب فی مسئلة فاتحة الکتاب ‘‘۔از:حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ۔

(۱۰)......’’ فاتحة الکلام فی القراء ة خلف الامام ‘‘۔از:حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ۔

(۱۱)......’’احسن الکلام فی ترک القراء ة خلف الامام‘‘۔از:حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ۔

(۱۲)......’’غنیة المهتدی فی قراء ة المقتدی ‘‘۔از:حضرت مولانا قاضی رحمت اللہ صاحب لاجپوری ثم راندیری رحمہ اللہ۔

(۱۳)......’’ نیل المرام بالتزام السکوت عند قراء ة الامام ‘‘۔از:حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ۔

(۱۴)......’’فاتحة الکلام فی القراء ة خلف الامام ‘‘۔از:حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ۔

(۱۵)......’’رفع یدین اور قراءت فاتحہ خلف الامام‘‘۔از : حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ۔

(۱۶)......’’تحقیق مسئلہ قراءت خلف الامام‘‘۔از : حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی رحمہ اللہ۔

نوٹ:......اس فہرست کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے علاوہ اور کوئی رسالہ یا کتاب نہیں، جو رسائل وقت پر یاد آ گئے یا نظر سے گذرے، ان کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

....

ملفوظ: حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ......اذان‘ اقامت‘ سترہ‘ خطبۂ جمعہ سب کی طرف کافی ہے‘ اسی طرح امام کی قرأت بھی سب کی طرف سے کافی ہے

’’من کان له امام فان قرائته له قراء ة‘‘ پر جواب دیتے ہوئے فرمایا:

(۱)......ایک اذان سب کی طرف سے کافی ہے، سارے محلے والے اذان نہیں کہتے۔

(۲)......ایک اقامت سب کی طرف سے کافی، سارے مصلی اقامت نہیں کہتے۔

(۳)......امام کا سترہ مقتدی کی طرف سے کافی ہے، سب سترے کا اہتمام نہیں کرتے۔

(۴)...... جمعہ کا خطبہ سب کی طرف سے کافی ہے سب خطبہ نہیں پڑھتے۔

اسی طرح امام کی قراءت سب کی طرف سے کافی ہے، سب کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیا جو حضرات ایک اذان‘ ایک اقامت‘ ایک سترہ‘ ایک خطبہ کو کافی سمجھتے ہیں، کیا کوئی آیت یا حدیث پیش کر سکتے ہیں جس میں صراحت ہو کہ ایک اذان‘ ایک اقامت‘ ایک سترہ‘ ایک خطبہ سب کی طرف سے کافی ہے۔ (تجلیات صفدر ص ۵۷ ج ۴ ملخص)

﴿اذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا ﴾۔

(سورۂ اعراف، آیت نمبر:٢٠٤)

ترجمہ:......اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو۔

صحابۂ کرام اور مفسرین کے نزدیک اس آیت کا شان نزول نماز کے متعلق ہے۔

(١)......عن يسير بن جابر قال : صلى ابن مسعود رضى الله عنه فسمع ناسا يقرء ون مع الامام ، فلما انصرف قال : اَمَا آن لكم ان تفهموا؟ اما آن لكم ان تعقلوا ؟ واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا كما امركم الله۔

ترجمہ:......حضرت یسیر بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور چند آدمیوں کو امام کے ساتھ قراءت کرتے سنا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم سمجھ اور عقل سے کام لو، جب قرآن کریم کی قراءت ہورہی ہو تو تم اس کی طرف توجہ کرو اور خاموش رہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔(تفسیر طبری ص١١٠ ج٩)

(٢)......عن ابن عباس رضى الله عنهما فى قوله تعالى : واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا ' يعنى فى الصلوة۔(كتاب القراءة للبيهقى ص٨٨)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''واذا قرى القرآن '' کے متعلق مروی ہے کہ: یہ فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔

(٣)......عن ابن عبد الله بن مغفل رضى الله عنه فى هذه الآية : واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا ' قال : فى الصلوة۔(كتاب القراءة للبيهقى ص٨٨)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ آیت کریمہ:''واذا قری القرآن'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ: یہ نماز کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۴)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : كانت بنو اسرائيل اذا قرأت ائمتهم جاوبوهم ' فكره الله ذلک لهذه الامة وقال: واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: بنی اسرائیل کے امام جب قراءت کرتے تھے تو بنی اسرائیل ان کی مجاوبت کرتے تھے، اللہ تعالی نے یہ کام اس امت کے لئے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو۔(الدرالمثور فی التفسیر بالماثور ص۱۵۶ج۳)

(۵)......اخرج البيهقى عن مجاهد ، قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى الصلوة فسمع قرائته فتى من الأنصار ، فنزلت ،الخ۔(سعایہ ص۲۹۱)

''بیہقی'' نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ: رسول خدا ﷺ نماز میں قراءت فرمارہے تھے تو ایک انصاری جوان نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

(۶)......قال ابن تيمية : وقول الجمهور هو الصحيح ، فان الله سبحانه و تعالى قال ﴿ واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا ﴾ قال احمد بن حنبل رحمه الله : اجمع الناس على انها نزلت فى الصلوة۔(فتاوی ابن تیمیہ ص۱۵۰/ باب صفة الصلوة)

ترجمہ:......ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جمہور کا قول صحیح ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ: جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۱)......عن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه قال : ان النبی صلی الله علیه وسلم خطبنا ، فبیّن لنا سنتنا ، وعلّمنا صلوتنا ، فقال : اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ، ثم لیؤمّکم احدکم ، فاذا کبّر فکبِّروا واذا قرء فانصتوا ، واذا قال ﴿ غیر المغضوب علیهم ولاالضالین ﴾ فقولوا آمین ۔

(مسلم ص۱۷۴ ج۱، باب التشهد فی الصلوة ، رقم الحدیث:۴۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا، اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی، اور نماز کا طریقہ بتلایا، اور یہ فرمایا کہ: نماز پڑھنے سے پہلے اپنی صفوں کو درست کرلو، پھر تم میں سے ایک تمہارا امام بنے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ ” غیر المغضوب علیهم ولاالضالین “ کہے تو تم آمین کہو۔[۱]

[۱]......حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلاً:

(۱)...... اذا قرء الامام فانصتوا ، الخ۔(ابن ماجہ ص۶۱ ،باب فی سکتتی الامام ، رقم الحدیث:۸۴۷)

(۲)......علّمنا رسول الله صلی الله علیه وسلّم قال : اذا قمتم الی الصلوة فلیؤمّکم احدکم ، واذا قرء الامام فانصتوا ۔(مسند احمد ص۴۱۵ ج۴، رقم الحدیث:۱۹۷۲۳)

(۳)......خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فعلّمنا سنتنا ، وبین لنا صلوتنا ، فقال : اذا کبّر الامام فکبِّروا ، واذا قرء فانصتوا ۔(صحیح ابوعوانہ ص۱۳۳ ج۲، رقم الحدیث:۱۷۳۸)

(۴)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :اذا قرء الامام فانصتوا،واذا قال﴿ غیر المغضوب علیهم ولاالضالین﴾ فقولوا آمین ۔(صحیح ابوعوانہ ص۱۳۳ ج۲، رقم الحدیث:۱۷۴۰)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۲)......عن أبي‌هريرة رضى الله عنه أن رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال : انما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبّر فكبّروا ، وإذا قرأ فانصتوا۔

(مسلم ص۱۷۴ ج۱، باب التشهد فى الصلوة ، رقم الحديث:۴۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ تم لوگ اس کی اقتدا کرو، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ پڑھے تو تم چپ رہو۔[۱]

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہیں

(۳)......عن جابر رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : كلُّ من كان له إمامٌ ، فقراء ته له قراءةٌ۔

(مصنف ابن ابى شيبة ص۲۸۲ ج۳، من كره القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:۳۸۲۳)

---

[۱]......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......انّما جُعل الامام ليؤتمّ به ، فاذا كبّر فكبِّروا ، واذا قرء فانصتوا ، والخ۔

(نسائی ص۱۰۷ ج۱، قراءة القرآن خلف الامام فيما جهر به الامام ، رقم الحديث:۹۲۲/۹۲۳)

(۲)......" انّما جعل الامام ليؤتمّ به " بهذا الخبر زاد : " واذا قرء فانصتوا " والخ۔

(ابوداؤد، باب الامام يصلى من قعود ، رقم الحديث:۶۰۲)

(۳)......انّما جعل الامام ليؤتمّ به ، فاذا كبّر فكبِّروا ، واذا قرء فانصتوا ، والخ۔

(ابن ماجہ، باب فى سكتتى الامام ، رقم الحديث:۸۴۶)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہیں۔

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔[۱]

علی رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۴)......عن علی رضی الله عنه قال : سأل رجل النّبی صلّی الله علیه وسلم أقرأ خلف الامام ام انصت ؟ قال : لا بل انصت ' فانه یکفیک۔(کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۶۳)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: میں امام کے پیچھے قراءت کروں یا خاموش رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو، کیونکہ تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(۵)......عن عطاء الخراسانی رحمه الله قال : کتب عثمان رضی الله عنه الی

---

[۱]......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)...... من صلّی خلف الامام فان قراء ة الامام له قراء ة۔

(مؤطا امام محمد ص۹۵، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۱۷)

(۲)...... من کان له إمام فقراء ة الإمام له قراء ة۔

(الجوهر النقی ج۲، باب من قال لا یقرأ خلف الامام فی الصلوة)

(۳)...... من کان له إمام فقراء ة الإمام له قراء ة۔(کنز العمال ، قراء ة الامام ، رقم الحدیث:۱۹۶۸۳)

(۴)...... من کان له إمام ' فقراء ة الإمام له قراء ة۔

(ابن ماجہ، باب اذا قرأ الامام فانصتوا ، رقم الحدیث: ۸۴۹)

ان تمام روایات کا حاصل یہی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت اسے کافی ہے اور جب تنہا پڑھے تو قراءت کرے۔

معاوية رضی الله عنه : اذا قمتم الی الصلوة فاستمعوا و انصتوا ' فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : للمنصت الذی لا یسمع مثل اجر السامع المنصت۔(کتاب القراء ۃ للبیہقی ص۱۱۵)

ترجمہ:......حضرت عطا خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو امام کی طرف کان لگائے رہو، اور خاموش رہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص خاموش رہے اور اسے سنائی نہ دے' اس کے لئے ایسا ہی اجر ہے جیسا اس شخص کے لئے جسے سنائی دے اور وہ خاموش رہے۔

انس رضی اللہ عنہ کی روایت: امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے

(٦)......عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا قرء الامام فانصتوا۔(کتاب القراء ۃ للبیہقی ص۱۱۳)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

امام کی قراءت قوم کے لئے کافی ہے

(٧)......عن أبي الدرداء رضی الله عنه يقول: سئل رسول اللّٰه صلی الله عليه وسلم أفي كل صلوة قراءة ؟ قال : نعم ' قال رجل من الأنصار : وجبت هذه فالتفت إلي وكنت أقرب القوم منه فقال : ما أرى الإمام إذا أم القوم إلا وقد كفاهم۔

(نسائی، اکتفاء الماموم بقراء ۃ الامام ، کتاب الافتتاح ، رقم الحدیث:۹۲۴)

ترجمہ:......ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ سے سوال

کیا گیا کہ: کیا ہر ایک نماز میں قراءت ہے؟ فرمایا: ہاں، تو ایک انصاری نے کہا کہ: واجب ہوچکی قراءت' چونکہ میں سب سے زیادہ قریب تھا، اس لئے آپ نے میری جانب التفات کر کے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ جب امام قوم کی امامت کرے تو ان کے لئے کافی ہوجائے گا۔

من كان له إمام فقراء ة الإمام له قراء ة

(۸)......وعن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه مرفوعا : من كان له إمام فقراء ة الإمام له قراء ة۔ (طبرانی (معجم اوسط) رقم الحديث:۷۵۷۵)

ترجمہ:......ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ: جس کا امام ہو' تو امام کی قرأت اس کے واسطے بھی قراءت ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے قراءت نہ کرے

(۹)......عن بلال رضى الله عنه قال : امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا أقرأ خلف الامام۔ (كتاب القرأة للبيهقى ص۱۷۵)

ترجمہ:......حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ: میں امام کے پیچھے قرأت نہ کروں۔

جس نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے

(۱۰)......عن عبداللّٰه بن شداد بن الهاد رضى الله عنه قال: أم رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم للناس فى العصر ، قال : فقرأ رجل خلفه فغمزه الذى يليه ، فلمّا صلّى، قال : لِمَ غمزتنى؟ قال : كان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم قدامك ' فكرهتُ أن

تقرأ خلفه ، فسمعه النبی صلی الله علیه وسلم فقال : من کان له امام فان قراء ته له قراء ة۔(مؤطاامام محمدص ۹۸، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:١٢٥)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز میں امامت فرمائی، اور ایک شخص نے آپ ﷺ پیچھے قراءت کی، جونمازی ان کے ساتھ کھڑا تھا، انہوں نے ان کا ذرابدن دبایا تاکہ یہ قراءت سے باز آجائے، جب نماز ہوچکی تو انہوں نے کہا کہ: تم نے مجھے کیوں دبایا تھا؟ منع کرنے والے نے کہا کہ: چونکہ حضور ﷺ آگے قراءت کر رہے تھے، میں نے مناسب نہ سمجھا کہ تم بھی قراءت کرو، نبی ﷺ نے دونوں کی باتیں سن کر ارشاد فرمایا: جس نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔

لا قراء ة خلف الإمام

(١١)......عن الشعبی رحمه الله قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا قرائة خلف الامام۔(دارقطنی ص٣٢٤ ج١، باب ذکر قوله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة ، رقم الحدیث:١٢٣٣)

ترجمہ:......امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کے پیچھے قراءت جائز نہیں۔

سری نماز میں بھی امام کے پیچھے قراءت نہیں ہے، اس پر چند احادیث

کس نے میری قراءت میں خلجان پیدا کردیا

(١٢)......عن عمران بن حصین رضی الله عنه : أن النبي صلی الله علیه وسلم صلّی

بهم الظهر ، فلمّا انفتل قال : أيّكم قرأ بسبح اسم ربک الأعلی ، فقال رجل : أنا، فقال : علمت أن بعضکم خالجنیها۔

(ابوداؤد، باب من رأى القراء ة اذا لم يجهر ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۸۲۸)

ترجمہ:......عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ: کس نے ''سبح اسم'' پڑھی؟ ایک شخص نے کہا: میں نے، فرمایا: مجھے معلوم ہوگیا کہ کسی نے میری قراءت میں خلجان پیدا کردیا۔

(۱۳)......عن عمران بن حصين رضی الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلّى الظهر ، فجعل رجل يقرأ خلفه ب ﴿ سبح اسم ربک الأعلى ﴾ فلمّا انصرف قال : ايّكم قرأ – أو ايّكم القارى – ؟ قال رجل : أنا ، فقال : قد ظننت ان بعضكم خالجنيها ۔(مسلم شریف ص۱۷۲ ج۱، باب نهى الماموم عن جهره بالقراء ة خلف الامام ، رقم الحديث: ۳۹۸)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، تو ایک صاحب آپ کے پیچھے ﴿ سبح اسم ربک الاعلی ﴾ پڑھنے لگے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے قراءت کی ہے؟ یا تم میں سے کون قاری ہے؟ ایک صاحب بولے: میں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ تم میں سے کوئی مجھے خلجان میں ڈال رہا ہے۔

(۱۴)......عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال : صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقرأ رجل خلفه ب ﴿ سبح اسم ربک الأعلى ﴾ فلمّا صلّى قال : من قرأ سبّح اسم ربک الأعلى ؟ قال رجل : أنا ، قال : قد علمت ان بعضكم قد

خالجنيها۔

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، ایک صاحب آپ کے پیچھے ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ پڑھنے لگے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں کس نے ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ پڑھی ہے؟ ایک صاحب بولے: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جانا کہ تم میں سے کوئی مجھے قراءت میں الجھا رہا ہے۔

(نسائی ص۱۰۶ج۱، باب ترک القراءة خلف الامام فیما لم یجهر فیه، رقم الحدیث:۹۱۸)

(۱۵)......عن عمران بن حصين رضى الله عنه : ان النبي صلى الله عليه وسلم صلّى صلوة الظهر أو العصر، و رجل يقرأ خلفه، فلمّا انصرف قال : ايّكم قرأ ب سبح اسم ربک الأعلى ؟ قال رجل من القوم : أنا، ولم ارد بها الا الخير، فقال النبى صلى الله عليه وسلم : قد عرفت ان بعضكم قد خالجنيها۔

(نسائی ص۱۰۶ج۱، باب ترک القراءة خلف الامام فیما لم یجهر فیه، رقم الحدیث:۹۱۹)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ایک صاحب آپ کے پیچھے قراءت کرنے لگے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سبح اسم ربک الاعلی﴾ پڑھی ہے؟ ایک صاحب بولے: میں نے، اور میری نیت ثواب کے سوا کچھ نہ تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جانا کہ تم میں سے کوئی مجھے قرآن کی قراءت میں الجھا رہا ہے۔

کیا ہو گیا کہ مجھے قرآن کی قراءت میں کشمکش میں ڈالا جاتا ہے؟

(۱۶)......عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال : صلى رسول الله صلى الله

عليه وسلم يوما صلوة الظهر، فقرأ معه رجل من الناس فی نفسه ، فلمّا قضی صلا ته قال : هل قرأ معی منکم احد ؟ قال ذلک ثلا ثا ، فقال له الرّجل : نعم ‘ یا رسول الله انا کنت اقرأ ﴿ بسبّح اسم ربک الاعلی ﴾ قال : مالی انازع القرآن ، امایکفی احدکم قراء ة امامه ، انّما جعل الامام لیؤتمّ به ، فاذا قرأ فانصتوا۔

(کتاب القرأة للبیهقی ص۱۱۴)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک صاحب اپنے جی میں آپ ﷺ کے ساتھ قراءت کرنے لگے، نماز پوری ہوئی تو حضور ﷺ نے پوچھا کہ: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ تین دفعہ آپ ﷺ نے یہ سوال کیا، ایک صاحب بولے: جی ہاں یارسول اللہ میں ﴿ سبح اسم ربک الاعلی ﴾ پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوگیا کہ مجھے قرآن کی قرأت میں کشمکش میں ڈالا جاتا ہے؟ کیا تمہیں امام کی قراءت کافی نہیں ہے؟ امام تو بنایا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے ، لہذا جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کو آپ ﷺ کا حکم کہ: ایسا مت کرو

(۱۷)......عن النواس بن سمعان رضی الله عنه قال : صلّیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الظهر، وکان عن یمینی رجل من الانصار ‘ فقرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم ، وعلی یساری رجل من مزنیة ‘ یلعب بالحصا ، فلمّا قضی صلا ته قال : هل قرأ خلفی ؟ قال الانصاری : انا یا رسول الله ! قال : فلا تفعل ، من کان له امام فان قراء ة الامام له قراء ة ، وقال للّذی یلعب بالحصا : هذا حظّک من

صلوتک۔(کتاب القراءۃ للبیہقی ص١٧٦)

ترجمہ:......نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، میری داہنی جانب ایک انصاری صحابی تھے، انہوں نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، اور میری بائیں جانب قبیلۂ مزنیہ کے ایک صاحب تھے' جو کنکریوں سے کھیل رہے تھے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ: میرے پیچھے کس نے قراءت کی ہے؟ انصاری بولے میں نے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو، کیونکہ جو امام کی اقتدا کرے تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہوتی ہے۔ اور جو صاحب کنکریوں سے کھیل رہے تھے ان سے فرمایا: تمہیں نماز سے یہی حصہ ملا ہے۔

جو امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو اس کے لئے امام کی قراءت ہی کافی ہے

(١٨)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه : ان رجلا قرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم فی الظهر أو العصر، فاوی الیه رجل فنهاه ، فلمّا انصرف قال : اتنهانی ان اقرأ خلف النبی صلی الله علیه وسلم ؟ فتذاکرا ذلک حتی سمع النبی صلی الله علیه وسلم ، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من صلّی خلف الامام فان فقراء ته له قراء ة۔(کتاب القراءۃ للبیہقی ص١٢٦)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، اثناء نماز میں ایک آدمی نے اشارہ سے اس کو قراءت سے منع کیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو قراءت کرنے والے نے منع کرنے والے سے کہا کہ: تم مجھے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کرنے سے کیوں روکتے ہو؟ وہ

دونوں باتیں کررہے تھے کہ آپ ﷺ نے ان کی گفتگو سن لی اورارشادفرمایا: جوشخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہواس کے لئے امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

تو مجھے قراءت قرآن کے متعلق خلجان یا کش مکش میں ڈال رہا ہے

(۱۹)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال : صلی رسول الله صلی الله علیه و سلم باصحابه الظهر، فلمّا انصرف قال : هل قرأ احد منكم خلفی ؟ بسبّح اسم ربک الاعلی ؟ فلم یتکلم احد ، فردد ذلک ثلا ثا ، فقال رجل : انا یا رسول الله ! قال : لقد رأیتک تخالجنی – أو قال : تنازعنی –القرآن ، من صلّی منکم خلف امام فقراء ته له قراء ة۔(کتاب القراء ۃ للبیہقی ص۱۲۶)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو پوچھا: کیا کسی نے میرے پیچھے ﴿سبّح اسم ربک الاعلی﴾ پڑھی ہے؟ کوئی نہ بولا، آپ ﷺ نے تین دفعہ یہ سوال کیا، تو ایک صاحب بولے: میں نے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ تو مجھے قرائت قرآن کے متعلق خلجان میں ڈال رہا ہے، یا فرمایا کہ: کش مکش میں ڈال رہا ہے۔تم میں سے جو بھی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

سورۂ فاتحہ بھی امام کے پیچھے نہیں پڑھی جائے گی

(۲۰)......عن جابر بن عبداللّٰه رضی الله عنه یقول : من صلّی رکعة لم یقرأ فیها بأم القرآن فلم یصلّ إلا وراء الامام۔

(طحاوی ص۱۴۹ ج۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۶۶۔ مصنف عبدالرزاق ص۱۲۰ ج۲، باب لا صلاة الا بقراء ة ، رقم الحدیث:۲۷۴۵)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی، مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(۲۱)......عن جابر بن عبداللّٰہ رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : کل صلوة من صلّی رکعة لا یقرأ فیها بأم الکتاب فهی خداج إلا وراء الامام۔

(دارقطنی ص۳۲۳ ج۱، باب ذکر قوله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة رقم الحدیث:۱۲۲۸۔ کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۳۶)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔

(۲۲)......عن ابن عباس رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : کل صلوة لا یقرأ فیها بفاتحة ، فلا صلاة له إلا وراء الامام۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نہیں ہوتی، سوائے اس نماز کے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔(کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۷۳)

(۲۳)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : کلّ صلوة لا یقرأ فیها بامّ الکتاب ، فهی خداج إلا وراء الامام۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز

جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہوتی ہے،سوائے اس نماز کے جوامام کے پیچھے پڑھی گئی ہو۔(کتاب القراءۃ للبیھقی ص۱۷۱)

(۲۴)......عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم : قال : لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب فصاعدا ، قال سفيان : هذا لمن يصلّی وحده۔(ابوداؤد ص۱۱۹ ج۱، باب من ترک القراءة فی صلوته ، رقم الحديث:۸۲۱)

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ:اس شخص کی نماز جائز نہیں جوسورۂ فاتحہ کے ساتھ مزید کچھ اور نہ پڑھے۔حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کا یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

(۲۵)...... قال الامام الترمذی رحمه الله : واما احمد بن حنبل رحمه الله فقال : معنی قول النبی صلی الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب اذا كان وحده۔(ترمذی ص۷۱ ج۱، باب ما جاء فی ترک القراءة الخ ، تحت رقم الحديث:۳۱۲)

ترجمہ:......امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کے فرمان کہ:اس کی نماز جائز نہیں جوسورۂ فاتحہ کے ساتھ قرأت نہ کرے کے متعلق حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ: یہ اس وقت ہے جب کہ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

خلفاءراشدین رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرأت سے منع فرماتے تھے

(۲٦)......عبد الرزاق عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه رضی الله عنهم : نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم عن القراءة خلف الامام۔

قال : واخبرنی اشياخنا ان عليا رضی الله عنه قال : من قرأ خلف الامام فلا

صلاۃ له۔

قال : واخبرنی موسی بن عقبة : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر و عمر وعثمان رضی الله عنهم کانوا ینهون عن القراء ة خلف الامام۔

ترجمہ:......امام عبدالرزاق عبدالرحمٰن بن زید رحمہ اللہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عبدالرحمٰن بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے بہت سے مشائخ نے خبر دی ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

اور موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ نے مجھے خبر دی کہ: رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۹ ج۲، باب القراء ة خلف الامام، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

عمرؓ کا ارشاد: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے امام جہر کرے یا نہ کرے

(۲۸)......عن القاسم بن محمد رحمه الله قال : قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه : لا یقرأ خلف الامام جهرا أو لم یجهر۔(کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے امام جہر کرے یا نہ کرے۔

جو امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں

(۲۹)......اخبرنا محمد بن عجلان رحمه الله: ان عمربن الخطاب رضی الله عنه قال: لیت فی فم الّذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة۔

ترجمہ:......حضرت محمد بن عجلان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کاش جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ڈال دیئے جائیں۔(مؤطاامام محمد مترجم ص۹۸، باب القراءة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۷)

علیؓ کا ارشاد: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے فطرت کو کھودیا

(۳۰)......عن عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمه الله قال : قال علی بن ابی طالب رضی الله عنه : من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرة۔

(دارقطنی ص۳۲۵ج۱، باب ذکر قوله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراءة الامام له قراءة واختلاف الروایات ، رقم الحدیث:۱۲۴۱۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۸ج۳، من کره القراءة خلف الامام رقم الحدیث:۳۸۰۲۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۷ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۰۱)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس نے فطرت کو کھودیا۔

جس نے امام کے ساتھ قراءت کی، وہ فطرت (اسلام کے طریقہ) پر نہیں

(۳۱)......عن داود بن قیس عن محمد بن عجلان رحمهم الله قال : قال علی رضی الله عنه : من قرأ مع الامام فلیس علی الفطرة۔

(طحاوی ص۱۵۰ج۱، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۷۲۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۸ ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۰۶)

ترجمہ:......حضرت محمد بن عجلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے ساتھ قراءت کی، وہ فطرت (اسلام کے طریقہ) پر نہیں۔

قرأت خلف الامام کے بارے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات

(۳۲)......وعن أبي وائل قال : سئل ابن مسعود رضی الله عنه عن القراءة خلف الإمام ؟ فقال : انصت ، فإن فی الصلوة شغلا ، سيكفيك ذاک الإمام۔

ترجمہ:......ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ: (قراءت کے) وقت خاموش رہو، کیونکہ نماز میں امام قراءت میں مشغول ہے اور تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔

(مؤطاامام محمد ص۹٦، باب القراءة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۰۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷٦ ج۳، من کرہ القراءة خلف الامام رقم الحدیث:۳۸۰۲۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۸ ج۲، رقم الحدیث:۲۸۰۳۔کتاب القراءة للبیہقی ص۱۴٦)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے

(۳۳)......عن علقمة بن قیس رحمهما الله :ان عبداللّٰه بن مسعود رضی الله عنه كان لا يقرأ خلف الإمام فی ما يجهر فيه ، وفی ما يخافت ، لا فی الأوليين ولا فی الأخريين ، واذا صلی وحده قرأ فی الاوليين بفاتحة الكتاب وسورة ولم يقرأ فی الاخريين شئيا۔(موطاامام محمد ص۹٦، باب القراءة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۱)

ترجمہ:......حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے، نہ جہری نمازوں میں، اور نہ سری نمازوں میں، نہ پہلی رکعتوں میں، نہ آخری رکعتوں میں، لیکن جب اکیلے نماز ادا کرتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملاتے اور آخری دو رکعات میں کچھ نہیں

پڑھتے تھے۔

جلتے کوئلوں کو منہ میں لینا، امام کے پیچھے قراءت سے زیادہ پسندیدہ ہے

(۳۴)......عن علقمة رحمه الله : عن عبدالله رضی الله عنه قال : لان اعَضَّ علی جمرة الغضا احب من ان اقرأ خلف الامام۔

(موطاامام محمد ص۹۶، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۳۔
کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۴۶)

ترجمہ:......حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درخت کے جلتے کوئلوں کو منہ میں لینا اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت کروں۔

کاش کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے

(۳۵)......عن علقمة رحمه الله : عن عبد الله رضی الله عنه قال : لیت الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوه ترابا۔

(طحاوی ص۱۵۰ ج۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۷۶۔ مصنف عبدالرزاق ص۱۳۸ ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

ترجمہ:......حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

امام کے پیچھے قراءت نہ کیا کر، الا یہ کہ کوئی ایسا امام ہو جو قراءت نہ کرتا ہو

(۳۶)......عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال : یا فلان ! لا تقرأ خلف الامام

الا ان یکون اماما لا یقرأ۔(مجمع الزوائدص١١٠ج٢)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے قراءت نہ کیا کر، الا یہ کہ کوئی ایسا امام ہو جو قراءت نہ کرتا ہو۔

ابن عمر، زید بن ثابت، جابر رضی اللہ عنہم کا ارشاد کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے

(٣٧)......وعن عبد اللّٰه بن مقسم أنه سأل ابن عمر وزيد بن ثابت وجابر بن عبداللّٰه رضى الله عنهم عن القراءة خلف الامام فقالوا : لا يقرأ خلف الإمام فى شىء من الصّلوات۔(طحاوی ص١٥٠ج١، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:١٢٧٨)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مقسم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے قراءت خلف الامام کے بارے میں سوال کیا، تو تینوں نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کی جائے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت: امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے

(٣٨)......عن مالک عن نافع : ان عبد الله بن عمر رضى الله عنهما أنه كان إذا سئل هل يقرأ احد خلف الإمام ؟ قال : إذا صلّى أحدكم خلف الإمام فحسبه قرأة الإمام ، واذا صلى وحده فليقرأ ، قال : وكان عبد الله بن عمر لا يقرأ خلف الإمام۔

(مؤطا امام مالک ص٦٧، باب ترک القراءة خلف الامام ، کتاب الصلوة ، رقم الحديث:٢٣٣)

ترجمہ:......امام مالک رحمہ اللہ بواسطہ نافع رحمہ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: جب آپ سے سوال کیا جاتا تھا کہ: کیا کوئی امام کے پیچھے مقتدی قراءت کر سکتا ہے؟ تو آپ فرماتے کہ: تم میں جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قراءت ہی کافی ہے، اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قراءت کرلیا کرے۔ نافع رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۳۹)......وعن سالم بن عمر قال : كان ابن عمر لا يقرأ خلف الإمام ، فسألت القاسم بن محمد عن ذلک ؟ فقال : ان ترکتَ فقد ترکه ناس يقتدىٰ بهم ، وإن قرأتَ فقد قرأ ناس يقتدىٰ بهم ، وكان القاسم ممن لا يقرأ۔

(مؤطاامام محمد (مترجم) ص۸۰، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحديث :۱۱۹)

ترجمہ:......سالم بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے، وہ کہتے ہیں کہ: اس کے متعلق میں نے سوال کیا قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے، تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ: اگر تم قراءت نہیں کرتے تو بعض ایسے صحابہ کرام بھی تھے جو قراءت نہیں کرتے تھے، اوران کا بھی اتباع کیا جاتا ہے، اوراگر تو نے قراءت کرلی تو بعض ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے جو قرأت کرتے تھے، اوران کی اقتدا بھی کی جاتی ہے، مگر قاسم بن محمد رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے،

(۴۰)......عن نافع ابن عمر رضی الله عنهما قال : من صلى خلف الإمام كفته قراء ته۔(مؤطاامام محمد ص۹۴، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحديث:۱۱۵)

ترجمہ:......نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے لئے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

(۴۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : انه سئل عن القراء ة خلف الامام ، قال تكفيک قراء ة الامام۔

(مؤطاامام محمد ص۹۴، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحديث:۱۱۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے امام کے پیچھے قراءت کرنے کے متعلق

پوچھا گیا،تو فرمایا:تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

(۴۲)......عن انس بن سیرین قال : سألت ابن عمر رضی الله عنهما أاقرأ مع الامام ؟ فقال : انک لفخم البطن تکفیک قراء ة الامام۔

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں امام کے ساتھ قراءت کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا:تم تو بڑے موٹے پیٹ کے ہو،تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۰ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۲۔کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۵۷)

(۴۳)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : کان ینهی عن القراء ة خلف الامام۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۰ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۴۴)......عن القاسم بن محمد قال : کان ابن عمر رضی الله عنهما لا یقرأء خلف الامام جهرا أولم یجهر۔(کتاب القراء ة للبیهقی ص۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے،خواہ امام اونچی آواز سے قراءت کرے یا نہ کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد:"تمہیں امام کی قراءت کافی ہے"

(۴۵)......عن نافع وانس بن سیرین رحمهما الله قالا : قال ابن عمر رضی الله عنهما : یکفیک قراء ة الامام۔

ترجمہ:......امام نافع اور حضرت انس بن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۸ ج۳، من کرہ القراءۃ خلف الامام ، رقم الحدیث: ۳۸۰۵)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آثار

(۴۶)......عن عطاء بن يسار أنه سأل زيد بن ثابت رضى الله عنه عن القراءة مع الإمام ؟ فقال : لا قراءة مع الإمام فى شىء۔

(مسلم، باب سجود التلاوة ، رقم الحديث: ۵۷۷)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں کی جاسکتی۔

(۴۷)......عن زيد بن ثابت رضى الله عنه قال : لا تقرأ خلف الامام ان جهر ' ولا ان خافت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۹ ج۳، من كره القراءة خلف الامام ، رقم الحديث: ۳۸۰۸)

ترجمہ:......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے، اگرچہ امام جہر سے قراءت کرے یا آہستہ سے قرأت کرے۔

(۴۸)......عن ابن ذكوان عن زيد بن ثابت و ابن عمر رضى الله عنهم كانا لا يقرأن خلف الامام۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۴۰ ج۱، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث: ۲۸۱۰)

ترجمہ:......ابن ذکوان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دونوں امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۴۹)......عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت رضی الله عنه یحدثه عن جده انه قال : من قرأ خلف الامام فلا صلوة له۔

ترجمہ:......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت موسی بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: ان کے دادا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(موطا امام محمد ص۱۰۰، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۸۔مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۹ ج۳، من کرہ القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۳۸۰۹۔مصنف عبدالرزاق ص۱۳۷ ج۲، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۲۸۱۰)

(۵۰)......عن موسی بن سعد عن ابن زید بن ثابت عن ابیه زید بن ثابت رضی الله عنه قال : من قرأ وراء الامام فلا صلوة له۔(کتاب القرأۃ للبیہقی ص۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت موسی بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا کہ: جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آثار

(۵۱)...... اخبرنا داود بن قیس الفراء المدنی قال : اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انه ذکر له ان سعدا رضی الله عنه قال : وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة۔(موطا امام محمد ص۹۸، باب القراء ة فی الصلوة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۶)

ترجمہ:......امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہمیں خبر دی داؤد بن قیس فراء مدنی رحمہ اللہ نے کہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے ان سے ذکر کیا کہ: حضرت

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔

جی چاہتا ہے: امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کے منہ میں انگارہ ہو

(۵۲)......عن ابی بجاد ، عن سعد رضی الله عنه قال : وددتُ ان الّذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷۸ ج ۳، من کره القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۳۸۰۳)

ترجمہ:......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میرا جی چاہتا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آثار: امام کے پیچھے قراءت نہیں

(۵۳)......عن ابی حمزة قال : قلت لابن عباس رضی الله عنهما : اقرأ والامام بین یدی ؟ فقال : لا۔ (طحاوی ص ۱۵۱ ج ۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحدیث:۱۲۸۲)

ترجمہ:......ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ: کیا میں اس صورت میں قراءت کرسکتا ہوں کہ امام میرے آگے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ: نہیں۔

امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی زبانیں کھینچ لوں

(۵۴)......عن عکرمة رحمه الله: عن ابن عباس رضی الله عنهما قیل له ان ناسا یقرء ون فی الظهر والعصر ، فقال : لو کان لی علیهم سبیل لقلعت السنتهم ، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ فکانت قراء ته لنا قراء ة ' وسکوته لنا سکوتا۔

ترجمہ:.......حضرت عکرمہ رحمہ اللہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ سے کہا گیا کہ: کچھ لوگ ظہر اور عصر میں قراءت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر میرا بس ان پر چلے تو میں ان کی زبانیں کھینچ لوں، رسول اللہ ﷺ نے قراءت کی سو آپ کی قراءت ہماری قراءت تھی، اور آپ کا سکوت ہمارا سکوت تھا۔

(طحاوی ص۱۴۱ ج۱، باب القراءة فی الظهر والعصر ، رقم الحديث:۱۲۱۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے آثار کہ: امام کے پیچھے قراءت نہیں

(۵۵)...... وعن جابر بن عبد الله رضی الله عنه يقول : من صلى ركعة ولم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الإمام۔

ترجمہ:......جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو گویا اس نے نماز نہیں پڑھی' الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(مؤطا امام مالک، باب ما جاء فی ام القرآن ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۲۲۷۔ترمذی، باب ما جاء فی ترک القراءة خلف الامام ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث : ۳۱۳)

(۵۶)...... عن جابر رضی الله عنه قال : لا تقرأ خلف الإمام۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷۹ ج۳، من كره القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:۳۸۰۷)

ترجمہ:......جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے۔

(۵۷)...... عن عبيد الله بن مقسم رحمه الله قال : سألت جابر بن عبد الله رضی الله عنه أتقرأ خلف الإمام فی الظهر والعصر شيئا ؟ فقال : لا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۱ ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:۲۸۱۰)

ترجمہ:......حضرت عبیدہ بن مقسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ

رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: کیا آپ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا اثر کہ: امام کی قراءت ہی لوگوں کو کافی ہے

(۵۸)...... عن کثیر بن مرة عن ابی الدرداء رضی الله عنه : ان رجلا قام و قال : یا رسول الله ! فی کل صلوة قراٰن ؟ قال : نعم ، فقال رجل من الانصار : وجبت ، قال و قال ابو الدرداء رضی الله عنه : اری الامام اذا امّ القوم ، فقد کفاهم۔

ترجمہ:...... حضرت کثیر بن مرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک صاحب اٹھے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! (ﷺ) کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ لوگوں میں سے ایک صاحب بولے کہ پھر تو قراءت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اے کثیر! میں اس کے پہلو ہی میں تھا، میں نے کہا کہ: میرا خیال تو یہی ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرتا ہے، تو اس کی قراءت ہی لوگوں کو کافی ہوتی ہے۔

(طحاوی ص۱۴۸ ج۱، باب القراء ة خلف الامام ، رقم الحديث:۱۲۵۴۔ دارقطنی ص۳۲۶ ج۱، باب ذکر قوله صلی الله علیه وسلم من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة ، رقم الحديث:۱۲۴۸)

(۵۹)...... قال الشعبی رحمه الله : ادرکت سبعین بدریا رضی الله عنهم کلهم یمنعون المقتدی عن القراء ة خلف الامام ۔ (روح المعانی ص۱۵۲ ج۹)

ترجمہ:...... حضرت شعبی رحمہ اللہ سے (جو بہت بڑے تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ: میں نے ستر (۷۰) بدری صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا کہ وہ سب کے سب امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فیصلہ

فالنزاع من الطرفين ' لكن الذين ينهون عن القراء ة خلف الامام جمهور السلف والخلف ومعهم الكتاب والسنة الصحيحة ، والذين اوجبوها على الاماموم فحديثهم ضعّفه الائمة۔

(تنوع العبادات ص ٨٦ ۔احسن الکلام ص ١٦٥ ۔حدیث اوراہل حدیث ص ٣٤٤)

ترجمہ:......مسئلہ زیر بحث میں نزاع تو طرفین سے ہے، لیکن جولوگ امام کے پیچھے قراءت سے منع کرتے ہیں وہ جمہور سلف وخلف ہیں، اوران کے ہاتھ میں کتاب اللہ اور سنت صحیحہ ہے، اور جولوگ مقتدی کے لئے قراءت کو واجب قرار دیتے ہیں ان کی حدیث کو ائمہ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔

جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی

احادیث میں صراحت سے یہ بیان ہوا ہے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی، ظاہر ہے جب کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوگا تو یقیناً وہ سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکے گا، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز درست ہے۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

(ا)......عن الحسن عن ابی بکرة رضی الله عنهم انه انتهى الى النبى صلى الله عليه وسلم وهوراكع ' فركع قبل ان يصل الى الصف فذكر ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم فقال : زادك الله حرصا ولا تعد۔

(بخاری، ص١٠٨ج١، باب اذا ركع دون الصف ، رقم الحديث:٧٨٣)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ: وہ جب آپ ﷺ کے پاس (مسجد نبوی میں) پہنچے تو آپ ﷺ رکوع میں جا چکے تھے، چنانچہ صف میں ملنے سے پہلے ہی وہ رکوع میں چلے گئے (اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ صف میں مل گئے) آپ ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ تجھے نیکی پر حریص کرے پھر ایسا نہ کرنا۔

تشریح......اس روایت میں آپ ﷺ نے آئندہ اس طرح نہ کرنے کا حکم تو فرمایا، مگر یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری یہ رکعت نہیں ہوئی۔

(۲)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا جئتم الى الصلوة و نحن سجود ' فاسجدوا ولا تعتدوها شيئا ، ومن ادرک الرکعة فقد ادرک الصلوة۔

(ابوداؤد، ص۱۲۹ ج۱، باب الرجل يدرک الامام ساجدا کيف يصنع ؟ رقم الحديث:۸۸۸)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں جا چکے ہوں تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ، اور اس رکعت کو شمار نہ کرو، البتہ جس نے رکوع پالیا اس نے نماز (کی وہ رکعت) پالی۔

(۳)......عن ابی هريرة رضی الله عنه : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من ادرک رکعة من الصلوة فقد ادرکها قبل ان يقيم الامام صلبه۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے امام کو پشت سیدھی کرنے سے پہلے رکوع میں پالیا تو اس نے رکعت کو پالیا۔

(دار قطنی، ص۳۴۸ ج۱، باب الرجل يدرک الامام ساجدا کيف يصنع ؟ رقم الحديث:۳۳۹۔ صحیح ابن خزیمہ ص۴۵ ج۳، رقم الحديث:۱۵۹۵۔ اعلاء السنن ص۳۱۷ ج۴، رقم الحديث:۱۳۰۵)

(۴)......عن ابی بکرة رضی الله عنه : انّه دخل المسجد والنّبی صلی الله علیه و سلم راکع ، فرکع قبل ان یصل الی الصف ، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : زادک الله حرصا ولا تعد۔

(سنن کبری ص۵۲۲ ج۳، باب ادراک الامام فی الرکوع ، رقم الحدیث:۲۶۲۰)

ترجمہ:......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،وہ فرماتے ہیں کہ: وہ مسجد میں داخل ہوئے تو حضور ﷺ رکوع میں چلے گئے تھے، چنانچہ صف میں ملنے سے پہلے ہی وہ رکوع میں چلے گئے‘ اورآہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ صف میں مل گئے ،آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:اللہ تعالی تجھے نیکی پرحریص کرے پھرایسانہ کرنا۔

(۵)......عن علی و ابن مسعود رضی الله عنهما قالا : من لم یدرک الرکعة فلایعتد بالسجدة۔(معجم طبرانی کبیرص۲۷۰ج۹، رقم الحدیث:۹۳۵۱)

ترجمہ:......حضرت علی اورحضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہما دونوں نے فرمایا کہ: جس نے (امام کو)رکوع (میں)نہ پایااس کے سجدہ (میں)پانے کا بھی کوئی اعتبارنہیں۔

(۶)......عن زید بن وهب قال : خرجت مع عبد الله یعنی ابن مسعود رضی الله عنه من داره الی المسجد ‘ فلمّا توسطنا المسجد رکع الامام‘ فکبّر عبد الله و رکع ورکعتُ معه ‘ ثم مشینا راکعین حتی انتهینا الی الصف حین رفع القوم رء وسهم ‘ فلمّا قضی الامام الصلوة قمت وانا اری انی لم اُدرِک ‘ فاخذ عبد الله بیدی واجلسنی ‘ ثم قال : انک قد ادرکت۔

(السنن الکبری للبیهقی ص۵۲۲ ج۳، باب ادراک الامام فی الرکوع ، رقم الحدیث:۲۶۱۳)

ترجمہ:......حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں‘ حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر سے آ کر مسجد میں داخل ہوا، جب ہم دونوں مسجد کے درمیان میں پہنچے تو امام نے رکوع کرلیا، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے اور میں نے بھی رکوع کرلیا، پھر ہم دونوں رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں مل گئے، جس وقت لوگ اپنے سروں کو اوپر اٹھا رہے تھے، جب امام نے نماز پوری کر لی تو میں یہ سمجھتے ہوئے کھڑا ہوا کہ میں نے وہ رکعت نہیں پائی، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بٹھا دیا، پھر فرمایا کہ: بے شک تم نے یہ رکعت پالی۔

(۷)......عن زيد بن وهب قال : دخلت انا وابن مسعود رضى الله عنه المسجد والامام راكع ، فركعنا ثم مضينا حتى استوينا بالصف ، فلمّا فرغ الامام قمت اقضى، فقال : قد ادركته۔

(معجم طبرانی کبیر ص۲۷۱ ج۹، رقم الحدیث:۹۳۵۴/۹۳۵۵۔مصنف عبدالرزاق ص۲۸۳ ج۲، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:۲۸۱۰، رقم الحدیث:۳۳۸۱۔مجمع الزوائد ص۷۷ ج۲۔ص ۱۸۳ ج۲، باب فيمن ادراك الركوع ، رقم الحدیث:۲۴۰۴۔اعلاء السنن ص۳۱۵ ج۴، رقم الحدیث:۱۳۰۲)

ترجمہ:......حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوئے تو امام رکوع میں جا چکے تھے، چنانچہ ہم بھی رکوع میں چلے گئے اور آہستہ آہستہ چلتے چلتے صف میں مل گئے، جب امام فارغ ہوئے تو میں اٹھ کر (وہ رکعت) قضا کرنے لگا، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھئی تم نے وہ رکعت پالی ہے۔

(٨)......عن خارجة بن زيد بن ثابت : ان زيد بن ثابت رضی الله عنه كان يركع على عتبة المسجد ووجهه الى القبلة ' ثم يمشى معترضا على شقّه الأيمن ثم يعتد بها ان وصل الى الصفّ او لم يصل۔

(طحاوی ص٢٧٢ ج١، باب من صلى خلف الصف وحده ، رقم الحديث:٢٢٨٦)

ترجمہ:......حضرت خارجہ بن زید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ مسجد کی دہلیز میں قدم رکھتے ہی قبلہ رو ہو کر رکوع میں چلے جاتے، پھر (بحالت رکوع) دائیں طرف (صف کی طرف) چل پڑتے اور اس رکوع سے پوری رکعت شمار کرتے چاہے آپ صف تک پہنچتے یا نہ پہنچتے۔

(٩)......عن الزهرى: ان زيد بن ثابت و ابن عمر رضى الله عنهم كانا يفتيان الرجل اذا انتهى الى القوم وهم ركوع ان يكبر تكبيرة ' فقد ادرك الركعة ' قالا : وان وجدهم سجودا سجد معهم ولم يعتد بذلك (اسناده صحيح)۔

(مصنف عبدالرزاق ص٢٧٨ ج٢، باب القراءة خلف الامام ، رقم الحديث:٣٣٥٥)

ترجمہ:......حضرت امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اس بات کا فتوی دیا کرتے تھے کہ آدمی جب لوگوں کی جماعت میں اس وقت پہنچا کہ لوگ رکوع میں ہوں تو یہ شخص تکبیر کہہ کر شریک ہو جائے تو یقیناً اس نے وہ رکعت پالی۔ اور دونوں حضرات یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ: اگر لوگوں کو سجدہ کی حالت میں پائے تو یہ شخص ان کے ساتھ سجدہ کرلے اور اس رکعت کو شمار نہ کرے (اس لئے کہ رکوع کے بعد شریک ہوا ہے)۔

(١٠)......عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : اذا جئت والامام راكع

فوضعتَ یدیک علی رکبتیک قبل ان یرفع رأسہ فقد ادرکت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۳۳ ج۲، من کرہ القراءۃ خلف الامام، رقم الحدیث:۲۵۳۴)

ترجمہ:......حضرت امام نافع رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم امام کے رکوع کی حالت میں پہنچو تو رکوع کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے اپنے گھٹنوں پر رکھ دیں تو یقیناً تم اس رکعت کو پالو گے۔

(۱۱)......عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : اذا ادرکت الامام راکعا فرکعت قبل ان یرفع فقد ادرکت، وان رفع قبل ان یرکع فقد فاتتک ۔(مصنف عبدالرزاق ص۲۷۹ ج۲، باب الرجل یدرک الامام وھو راکع الخ، رقم الحدیث:۳۳۶۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: جب تم امام کو رکوع کی حالت میں پالو پھر تم امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے رکوع کرلو تو تم اس رکعت کو پالو گے، اور اگر تمہارے رکوع کرنے سے پہلے پہلے امام سر اٹھالے تو یقیناً وہ رکعت تم سے فوت ہوگئی۔

(۱۲)......عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ کان یقول : من ادرک الامام راکعا، فرکع قبل ان یرفع الامام رأسہ، فقد ادرک تلک الرکعۃ۔

(السنن الکبری ص۵۲۱ ج۳، باب ادراک الامام فی الرکوع، رقم الحدیث:۲۶۱۶)

ترجمہ:......حضرت امام نافع رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: جو شخص امام کو رکوع کی حالت میں پالیتا ہے، پھر امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے یہ بھی رکوع کر لیتا ہے تو یقیناً وہ اس رکعت کو پالیتا ہے۔

ایک اشکال اوراس کا جواب

رکوع پانے والا رکعت پالیتا ہے' کے متعلق جواحادیث نقل کی گئی ہیں ان میں بعض سے یہ اشکال ہوسکتا ہے کہ: حنفیہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے لئے قیام فرض ہے، اوران احادیث میں بعض حضرات صحابہ کو قیام بھی نہیں ملا، مثلاً حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں، پس معلوم ہوا کہ قیام بھی فرض نہیں، حالانکہ احناف کے نزدیک قیام ارکان صلوۃ میں سے ایک اہم رکن ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ بھی کہی تھی یانہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے یعنی کہی تھی تو حدیث میں اس کا بھی ذکر نہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ تکبیر کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، تو جواباً عرض ہے کہ قیام کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں، اس لئے کہ سب کو معلوم ہے کہ تکبیر تحریمہ بغیر قیام کے صحیح نہیں۔

علامہ شوکانی اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ تکبیر تحریمہ بغیر قیام کے صحیح نہیں۔

اور اگر جواب نفی میں ہے تو ساری امت کے اجماع اور تعامل کے خلاف ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بغیر کسی کے نزدیک نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (تجلیات صفدر ص۸۲ ج۳ ملخص)